ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع
میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کردار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشْتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال، ۱/ ۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُوْد و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام

اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصِی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دِل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشِش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ ربیعُ الاٰخر جاری و ساری ہے، جس میں اِمامُ الاَوْلِیا، حضرت سَیِّدُنا شَیخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس نہایت اہتمام و شان کے ساتھ مَنایا جاتا ہے اور حُصُولِ برکت و نُزُولِ رحمت کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُبارک زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں کا ذِکرِ خیر کیا جاتا ہے، اِسی مُناسَبت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم حُضُور غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار اور اِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے آپ کا مُخْتَصَر تَعارُف سُنتے ہیں، چُنانچِہ

حضرت سَیِّدُنا غَوثُ الاَعْظَم شَیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وِلادَتِ باسَعادَت یکم رَمضان 470 سِنِ ہجری جُمعَۃُ الْمُبارَک کو جِیلان میں ہوئی۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کُنْیَت ابُو محمّد ہے جبکہ مُحیُ الدِّین، مَحبوبِ سُبْحانی، غَوثِ اَعظم، غَوثِ ثَقَلَین (دِین کو زندہ کرنے والے، اللہ سبحانہ کے محبوب، سب سے بڑے اور جنّ وانس کے غوث) وغیرہ آپ کے القابات ہیں۔ آپ کے والِدِ مُحتَرم کا نام حضرت سَیِّدُنا ابُو صالِح مُوسیٰ جَنگی دوست اور والِدۂ مُحتَرَمہ (مُحْ، تَرَ، مَہ) کا

نام اُمُّ الْخَیر فَاطِمہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ہے، آپ والِد کی طرف سے حَسَنی اور والِدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسَیْنی سَیّد ہیں۔

تُو حُسَیْنی حَسَنی کیوں نہ مُحیُ الدِّیں ہو اے خِضَر مَجْمَعِ بَحْرَیْن ہے چَشْمہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

مختصر وضاحت: یاغوثُ الاعظم! آپ کی ذات کیوں نہ "مُحیُ الدِّیں (دِین کو زندہ کرنے والی)" ہو کہ آپ حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اولاد میں سے ہیں اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ حسنی حسینی دریا سے نکلنے والا چشمہ ہے۔

حضرت سَیِّدُنا علّامہ اِبنِ جَوْزِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شَیخ عبدُالقادِر جیلانی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 11 رَبِیْعُ الآخِر 561 سنِ ہِجْری میں بعد نمازِ مَغرِب بغداد شریف میں وِصال فرمایا، وِصال کے وَقْت آپ کی عُمْر شریف تَقْرِیباً 91 سال تھی، نَمازِ جَنازہ شہزادۂ غَوْثِ اَعظم حضرت سَیِّدُنا سَیْفُ الدِّین عبدُالوَہّاب قادِری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پڑھائی اور لاتَعْداد لوگوں نے جَنازے میں شِرکت کی۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مَزارِ پُراَنوار عِراق کے مَشْہور شہر بَغداد شریف میں ہے، وہاں دِن رات زائِرِین کا ہُجُوم رہتا ہے۔ (الزیل علی طبقات الحنابلۃ، ۲۵۱/۳، ملخصاً)

شہر بَغداد مُجھ کو ہے پیارا، خُوب دِلکش وہاں کا نَظّارہ

میرا مُرشِد جو جلوہ آرا ہے، واہ کیا بات غَوْثِ اَعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھانا چھوڑ کر نماز ادا کی

حضرت سَیِّدُنا عَبدُاللّٰہ سُلَمِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا شَیخ مُحیُ الدِّین

سَیِّد عبدُالقادِر جِیلانی، قُطبِ رَبّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اپنا ایک واقِعہ اِس طرح سُنایا کہ جس وَقْت میں شہر کے ایک مَحلّے **"قُطبِیّہ شَرْقِی"** میں مُقِیم تھا تو میرے اُوپر چند دن ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی اِسْتِطاعَت، اِسی حالت میں ایک شَخص اَچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چَل دیا اور میں اُس کے اَندر بندھی ہُوئی رَقْم سے حَلوا پَراٹھا خرید کر مسجِد میں پہنچ گیا اور قِبْلَہ رُو ہو کر اِس فِکْر میں ڈُوب گیا کہ اِس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اِسی حالت میں مسجِد کی دِیوار میں رَکھے ہُوئے کاغذ پر میری نَظر پَڑی تو میں نے اُٹھ کر اُس کو پَڑھا تو اُس میں یہ لِکّھا ہُوا تھا کہ "ہم نے کمزور مُؤمِنِین کے لیے رِزْق کی خَواہِش پیدا کی تا کہ وہ بَندَگی کے لیے اِس کے ذَرِیعے قُوَّت حاصِل کر سکیں" آپ فرماتے ہیں کہ اِس تَحرِیر کو دیکھ کر میں نے اپنا رُومال اُٹھایا اور کھانا وَہیں چھوڑ کر دو(2) رَکْعَت نَماز اَدا کر کے مسجِد سے نِکل آیا۔ (قلائد الجواہر، ص۱۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس وَقْت تک کھانا تَناوُل نہ فرمایا، جب تک یہ حالت نہ ہوگئی کہ اب کھائے بغیر نِڈھال ہو جائیں گے اور عِبادت کی قُوَّت باقی نہ رہے گی۔ اگر ہم اپنے حال پر غَور کریں تو آج ہمارا حال اِس کے بَرعَکس ہے ہم فَقَط نَفْس کی لَذَّت کی خاطِر کھاتے پیتے ہیں اور وَقْت بے وَقْت ہر قِسْم کی غِذائیں پیٹ میں اُنڈیلتے رہتے ہیں گویا کہ ہم نے اپنی زِنْدَگی کا مَقْصَد ہی کھانا پینا بنالیا ہے، ہوسکتا ہے کہ کئی بار ایسا بھی ہوا ہو کہ کھانے کی لذّت میں مست ہو کر کھانا اِتنا زیادہ کھالیا ہو کہ جس کی وجہ سے عبادت کے لیے اُٹھنا بھاری لگتا ہو، سُستی آڑے آئی ہو، **اے کاش!** غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صدقے ہمیں **پیٹ کا قُفلِ مدینہ** نصیب ہو جائے۔

عائشہ صِدّیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر
ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹُھونس کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیٹ بھر کر کھانے کا عادِی ہو جاتا ہے، اُس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے اور جس کے بَدن پر گوشت بَڑھ جاتا ہے، وہ شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اور جو شَہْوَت پَرَسْت ہو جاتا ہے اُس کے گُناہ بَڑھ جاتے ہیں اور جس کے گُناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے اور جس کا دِل سَخْت ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی آفَتوں اور رَنگینیوں میں غَرَق ہو جاتا ہے۔ (المنبہات للعسقلانی، باب الخماسی، ص۵۹)

اے کاش! ہمارا بھی بُھوک سے کَم کھانے کا ذِہن بن جائے اور ہم فقط اِتنا کھائیں، جس سے عِبادتِ اِلٰہی پر قُوَّت حاصِل ہو سکے اور کھاتے ہوئے نِیَّت بھی یِہی ہو کہ عِبادت پر قُوَّت حاصِل کرنے کے لئے کھا رہا ہُوں۔ بُھوک سے کَم کھانے کو دعوتِ اِسلامی کے مدنی ماحول میں **"پیٹ کا قُفلِ مدینہ"** کہا جاتا ہے۔ پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرَت کی بے شُمار بَھلائیاں حاصِل ہوں گی۔

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **غلامانِ غوثِ اعظم** کو فکرِ آخرت کی مدنی سوچ دیتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

زَبان کا آنکھ کا اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ تُم
لَگا لو وَرْنہ مَحْشَر میں پَشیمانی بَڑی ہو گی

(وسائلِ بخشش، ص۳۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

حضرت سَیِّدُنا شَیخ عبدُالقادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے اِرادے سے گِرے پَڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پَتّی اُٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا کہ دوسرے فُقَرا بھی اِسی

کی تلاش میں ہیں تو اپنے اِسلامی بھائیوں پر ایثار کرتے ہوئے نہ اُٹھاتا بلکہ یُونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اُٹھا کرلے جائیں اور خُود بُھوکا رہتا۔ جب بُھوک کے سَبَب کمزوری حد سے بڑھی اور قَرِیْبُ الْمَوْت ہو گیا تو میں نے پُھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی، اُٹھائی اور ایک کونے میں جاکر اُسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عَجَمِی نوجوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خَواہِش ایک دَم شِدَّت اِخْتِیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقْمَہ اُٹھاتا تو بُھوک کی بے تابی کی وَجہ سے بے اِخْتِیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دُوں تاکہ وہ میرے مُنْہ میں لُقْمَہ ڈال دے۔ آخِر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ "بے صَبْری مَت کر اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے، چاہے مَوْت آجائے، مگر میں اُس نَوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔"

یکایک وہ نَوجوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہُوا اور کہنے لگا: بھائی! آجایئے! آپ بھی کھانے میں شَریک ہو جایئے! میں نے اِنْکار کِیا، اُس نے اِصْرار کِیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کے لئے بَہُت اُبھارا، لیکن میں نے پھر بھی اِنکار ہی کِیا، مگر اُس نَوجوان کے اِصْرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالِیا، اُس نے مُجھ سے پُوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جِیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جِیلان ہی کا ہُوں۔ اچّھا یہ بتایئے، آپ مشہور زاہِد حضرت سیِّد ابُو عبدُاللہ صَوْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نَواسے عبدُالقادِر کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہُوں۔ یہ سُن کر وہ بے قَرار ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں بَغداد آنے لگا تو آپ کی اَمّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اَشْرَفِیاں دی تھیں، میں یہاں بَغداد آکر آپ کو تلاش کرتا رہا، مگر آپ کا کسی نے پتانہ دیا، یہاں تک کہ میری اپنی تمام رَقْم خَرْچ ہو گئی، 3 دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ مِلا، میں جب بُھوک سے نِڈھال ہو گیا اور میری جان پر بَن گئی تو میں نے آپ کی اَمانت میں سے یہ

روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بَخُوشی اِسے تناوُل فرمائیے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے، پہلے آپ میرے مِہمان تھے اور اب میں آپ کا مِہمان ہوں، بَقِیَّہ رَقْم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طَلَب گار ہوں، میں نے اِضطِراری حالت میں آپ کی رَقْم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ میں بَہُت خُوش ہُوا۔ میں نے بَچا ہُوا کھانا اور مزید کچھ رَقْم اُس کو پیش کی، اُس نے قبُول کی اور چلا گیا۔ (الذّیل علی طبقات الحنابلۃ ج ۳ ص ۲۵۰، ملخصًا)

تِرے دَر سے ہے منگتوں کا گُزارا یاشَہِ بَغداد یہ سُن کر میں نے بھی دامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد
شَہا! خَیرات لینے کو سَلاطِینِ زَمانہ نے ترے دَربار میں دامَن پَسارا یاشَہِ بَغداد

(وسائلِ بخشش، ص ۵۴۴، ۵۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! ذِکر غوثِ اعظم جاری رکھتے ہوئے، عاشقِ غوثِ اعظم، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "**غوثیہ نعروں**" سے فیضانِ غوثِ اعظم سے مزید برکتیں لُوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سُلطانِ ولایت	غوثِ پاک	ولیوں پہ حکومت	غوثِ پاک
شہبازِ خطابت	غوثِ پاک	فانوسِ ہدایت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایثار کی عظیم فضیلت

شَیخِ طَرِیْقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بِلال محمّد اِلیاس عطّار قادِری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حِکایت میں ہمارے لئے عِبرت کے بے شُمار مَدَنی پُھول ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشِد، غَوثُ الاَعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں کہ آپ نے سخت تَنگدَستی اور فَاقہ مَستی کے باوُجود غِذا اور رَقَم کے مُعامَلے میں بے مثال اِیثار سے کام لِیا جبکہ دُوسری طرف غَوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَقیدت کا دَم بَھرنے والے نالائق مُرِید ہیں کہ بُھوکے رہنے کی تَوفِیق تو دُور رہی، بالْفَرض گیارھویں شریف کی نیاز کی بِریانی ہی سامنے آجائے تو حِرص کا ایسا غَلَبہ طارِی ہو جائے کہ جی چاہے بَس سارے کا سارا تھال میں ہی کھاڈالوں، بوٹی تو کُجا کسی کو چاوَل کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! اے عاشِقانِ غَوثِ اَعظم! آپ کو جب کبھی دُوسروں کے ساتھ مِل کر کھانے کا اِتِّفاق ہو، بڑے بڑے نِوالے بِغیر چَبائے جَلد جَلد نگلنے اور عُمدہ بوٹیاں اپنی طرف سَرکا لینے کی حِرص غالِب آئے، اُس وَقت اپنے پیرو مُرشِد غَوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ حِکایت کے ساتھ ساتھ یہ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ذِہن میں دُوہرا لیجئے: ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خُود اُسے حاجَت ہو، دُوسرے کو دے دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بَخْش دیتا ہے۔'' (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج۹ ص۷۷۹)

فَیضانِ سُنّت جِلد اَوّل صَفْحَہ 482 پر مَرقُوم حضرت سیِّدُنا ابُو سُلَیمان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عِنایت کردہ یہ مَدَنی پُھول بھی قَبُول فرمالیجئے: ''نَفْس کی کسی خَواہِش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عِبادتوں سے بھی بَڑھ کر دِل کیلئے نَفْع بَخْش ہے۔'' (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص۱۱۸ دار صادر بیروت)

مِری حِرص کی عادتِ بد مِٹا دے
مِرے غَوث کا واسِطہ یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے غَوثِ اَعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِبادت و رِیاضَت، وِلایَت وکَرامَت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زُہد وتَقْوٰی میں بھی باکمال تھے

،دُنْیوِی مال و دَوْلت کے خَواہِش مَنْد بِالکل نہ تھے، اگر کوئی مالْدار شَخْص آپ کو مال و دَوْلت پیش کرتا تو آپ قَبُول نہ فرماتے، چنانچِہ

زُہد و تقوٰی

شَیْخ ابُوالْعَبّاس خِضَر بن عبدُاللّٰہ حُسَیْنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بَغداد میں سَیِّدُنا شَیْخ مُحْیُ الدِّین عبدُالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَدْرَسے میں تھے، ایک خَلِیْفَہ آپ کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرْض کی کہ مجھے کچھ نَصِیْحَت فرمایئے اور مال و زَر کی دَس(10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُوْرَت نہیں، مگر خَلِیفَہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصْرار کیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ نے اُس خَلِیفَہ سے فرمایا: کیا تُو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ (بهجة الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقه، ص ۱۲۰)

محتاج کی ثَروت	غوثِ پاک	وہ آپ کی ہیبت	غوثِ پاک
دو جذبہ خُدمت	غوثِ پاک	دُوں نیکی کی دعوت	غوثِ پاک
♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک ♣ مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنْیوِی مال و دَوْلت سے بے رَغْبَت ہوتے ہیں، جبھی تو حُضُور غَوْثِ پاک، شہنشاہِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَوْلت ٹُھکرا دِی اور اُس کے مَقام کا لحاظ کیے بغیر اُسے اِصْلاح کے مَدَنی پُھولوں سے بھی نَوازا۔ دولت مَنْدوں کی خُوشامد وہ کرتے ہیں جِن کو اُن سے دُنیا کی ذَلیل دَوْلت پانے کی ہَوَس ہوتی ہے، جبکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے

نیک بندے قَناعَت کی مَدَنی دَوْلَت سے مالامال ہوتے ہیں، اِن کی نَظَر دَوْلَت مَنْدوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ رَحمتِ رَبِّ ذُوالْجَلَال پَر ہوتی ہے۔ جبکہ ہم اپنی حالَت پر غَوْر کریں تو ہماری اَکْثَرِیَّت دُنیا کی مُتَوالِی اور فِکْرِ آخِرت سے خالی نَظَر آتی ہے، گویا کہ ہماری ساری تَوانائیاں دُنْیَوِی زِنْدَگی بہتر بنانے کی فِکْر میں صَرْف ہورہی ہیں، ہم فانی دُنیا کی لَذَّتوں میں اِس قَدْر ڈُوب چُکے ہیں کہ اَچانک مَوْت سے ہَم کَنار ہونے ، قَبْر کے اَندھیرے میں تَنْہا رہنے، مُنْکَر نَکِیْر کے سُوَالات کے جوابات دینے سے یَکْسَر غافِل ہو چُکے ہیں ۔ آیئے! دُنیا کی مَحَبَّت اپنے دل سے نکالنے کیلئے دُنیا کی مَذَمَّت پر تین(3) فَرامِیْنِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. **اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّا مَاكَانَ لِلّٰهِ مِنْهَا** یعنی دُنیا اور جو کُچھ اُس میں ہے مَلْعُوْن (یعنی مَرْدُود) ہے، مگر اُس میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہو۔ [1]
2. **حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ** یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر گُناہ کی اَصْل ہے۔ [2]
3. **يَاعَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَهُوَ يَسْعٰى لِدَارِ الْغُرُوْرِ** یعنی اُس شَخْص پر بہُت تَعَجُّب ہے جو ہمیشہ کے گھر (یعنی آخِرَت) کی تَصْدِیْق کرتا ہے، حالانکہ وہ دھوکے والے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کوشِش کررہا ہوتا ہے۔ [3]

دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑانے کیلئے اِس طرح غَور و فِکْر کیجئے کہ اِس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ آئے، جو دَوْلَت و حُکُومَت، جاہ و حَشْمَت، اَہل و عِیال کی عارِضی اُنْسِیَّت، دوستوں کی وَقْتی دوستی اور خُدَّام

---

[1] ... مراسیل ابی داؤد، باب فی سب الدنیا، ص ۲۰

[2] ... موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، الجزء الاوّل، الحدیث ۹، ج ۵، ص ۲۲

[3] ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ماذکر عن نبینافی الزھد، ۸/۱۳۳، حدیث ۲۱

کی خُوشامدانہ خِدمت کے بھرم میں قَبْر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گر جا، مَوت کی آندھی چلی اور دُنیا میں تادیر رہنے کی اُن کی اُمّیدیں خاک میں مِل کر رہ گئیں، اُن کے مَسرّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے وِیران کر دِیئے۔ روشنیوں سے جگمگاتے مَحلّات و قُصُور سے اُٹھا کر اُنہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنْتَقِل کر دِیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان ومَسْرُور تھے اور آج قُبُور کی وَحْشتوں اور تنہائیوں میں مَغْمُوم ورَنْجُور ہوں گے۔ اِس طرح ذِہن بنانے سے بھی دُنیا کی مَحبَّت دِل سے نِکل جائے گی اور توکُّل و قناعت کی دَولت نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا		ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حَسرَت سِدھارا
اِسی سے سِکَنْدر سا فاتح بھی ہارا		پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے		یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ابنِ نجّار بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت شَیْخ مُحیُّ الدِّین عبدُالقادِر (جِیلانی) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب میرے گھر میں کوئی بچّہ پیدا ہوتا، میں اُسے اپنے ہاتھوں پر لے کر کہتا، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَرضی ہے۔ پس جب کوئی بچّہ مَرتا تو مجھ پر کچھ اثر نہ ہوتا، کیونکہ آغازِ پیدائش ہی سے میں اُس کی مَحبَّت اپنے دل سے نِکال دِیا کرتا تھا، آپ کے لڑکے لڑکیاں مَجلسِ وَعظ کی رات اِنتقال کر جاتے، مگر آپ مَجلِس کو بَرخاست نہ کرتے، غُسل دینے والا مَیِّت کو غُسل دیتا، جب غُسل سے فارِغ ہوتے تو مَیِّت کو مَجلِس میں لاتے اور آپ کُرسی سے اُتر کر نمازِ جنازہ پڑھاتے۔ (سیرتِ غوث الثقلین، ص ۸۳)

اللہ کی رحمت	غوثِ پاک	ہیں باعثِ برکت	غوثِ پاک

غوثِ پاک	دریائے کرامت	غوثِ پاک	ہیں صاحبِ عزّت
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر رَاضی رہنے والے کس قَدَر صابِر و شاکِر بندے تھے کہ اگر آپ کی اَوْلاد میں سے کسی کا اِنْتِقال ہو جاتا تو شِکْوہ شِکایات زَبان پر ہرگز نہ لاتے بلکہ صَبْر سے کام لیتے تھے۔

اِس کے بَرعَکْس بعض لوگ ایسے بے صَبْرے ہوتے ہیں کہ جُونہی اُن پر ذرہ سی مُصِیبَت یا پریشانی کی گھڑی آئی تو آپے سے باہر ہو کر شِکْوہ شِکایَت کرنے اور لوگوں کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں حتّٰی کہ مَعاذَ اللہ ثُمَّ مَعاذَ اللہ، اللہ تعالٰی کی ذات پر اِعْتِراضات بھی کر جاتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اِعْتِراض کرنا کُفْر ہے۔ لٰہذا جب کوئی مُصِیبَت پہنچے، مثلاً کسی نوجوان کو موت آجائے، ننّھی عمر میں بچے یا بچی کا اِنتقال ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، نوکری چلی جائے، سامان چوری یا گُم ہو جائے، کہیں اچانک آگ میں کوئی جل جائے، کوئی ڈُوب جائے، کوئی کسی اچانک حادِثے کا شکار ہو جائے، کسی کو ہارٹ اَٹیک ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا میں رَاضی رہتے ہوئے صَبْر سے کام لینا چاہیے کہ صَبْر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے، جبھی تو قُرآنِ کریم میں صَبْر کرنے والوں کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل آیت نمبر 96 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ضَرور ہم صَبْر کرنے والوں کو اُن کا وہ صِلَہ دیں گے جو اُن کے سب سے اَچّھے کام کے قابِل ہو۔	وَ لَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (پ۱۴، النحل: ۹۶)

اِسی طرح پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمر آیت نمبر 10 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⓾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)	ترجمۂ کنزُ الایمان: صابِروں ہی کو اُن کا ثَواب بھرپُور دِیا جائے گا بے گِنتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر مَصائِب نازِل فرما کر اُن کو آزماتا ہے کہ میرے بندے صِرف خُوشحالی میں ہی میرا شُکر ادا کرتے یا مُصِیبَت کے وَقْت بھی صَبر کرتے ہوئے میری رِضا پر راضی رہنے کو پسند کرتے ہیں یا نہیں؟۔ یہ بھی یاد رکھئے! کہ رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکمَتیں پوشِیدہ ہوتی ہیں جو ہم نہیں جان سکتے۔

مَنقُول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رَحم فرمانا چاہتا ہوں تو اُس کی بُرائی کا بدلہ دُنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مُصِیبَت ڈال کر، کبھی تنگیِ مَعاش سے پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر سَختی کرتا ہُوں، حَتّٰی کہ جب وہ مُجھ سے مُلاقات کرتا ہے تو گُناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اُس دِن تھا، جس دِن کہ اُس کی ماں نے اُسے جَنا تھا اور مجھے اپنی عِزَّت و جَلال کی قَسم! میں جس بندے کو عَذاب دینے کا اِرادہ رکھتا ہوں اُس کو اُس کی ہر نیکی کا بدلہ دُنیا ہی میں دیتا ہُوں، کبھی جِسْم کی صِحَّت سے، کبھی فَراخیِ رِزْق سے، کبھی اَہل و عِیال کی خُوشحالی سے، پھر بھی اگر کچھ رہ جاتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر آسانی کر دی جاتی ہے، حَتّٰی کہ جب مُجھ سے مِلتا ہے تو اُس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نارِ جَہَنَّم سے بَچ سکے۔[4]

خوف دوزخ کا آہ رحمت ہو خاکِ طیبہ کا واسطہ یاربّ
میرا نازک بدن جہنّم سے از طفیلِ رضا بچا یاربّ

---

[4] ... شرح الصدور، باب من دنا اجلہ و کیفیۃ الموت، ص۲۸

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آسائشوں پر مَت پُھولو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہُوا کہ اگر کسی کے پاس گاڑی، بَنْگلہ، دَوْلت، صِحَّت اور طرح طرح کی نِعمتیں مَوْجُود ہوں تو اُس پر غُرُور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دنیا ہی میں میری اَچھائیوں کا صِلَہ دے دِیا ہو اور میرے گُناہوں کے سَبَب، آخِرَت میں میرے لئے دَرْدناک عذاب تیّار ہو۔ اِسی طرح بیماری، غُربَت یا جان، مال اور اَوْلاد پر آنے والی آفَت و مُصِیبَت پر یہ سوچ کر صَبْر کرنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہی مُصِیبَت آخِرَت کی راحَت سامانی کا پیش خیمہ ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُصِیبَت پر شِکوہ شِکایات کرنے کے بجائے اپنی رِضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر کی عظیم نعمت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں خود مَصائِب پر صَبْر و شُکْر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنے والے تھے، وہیں غَرِیب اور تنگ دَسْت لوگوں کی مَدَد کرنے کا جَذْبہ بھی آپ کے پاکیزہ کِردار کا حِصَّہ تھا، آپ کا عالَم یہ تھا کہ کبھی کسی سائل کا سُوال رَدّ نہ فرماتے، خَواہ اپنا ہی کپڑا دینا پڑے۔ فرمایا کرتے کہ میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے

سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائد الجواہر، ص۳۷) اِسی طرح شَیْخ عبدُاللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔ (قلائدالجواھر، ص۸ ملخصاً)

یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد | تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد | مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد | غمِ شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد | مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۵۴۳، ۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت شَیْخ سید عبد الرزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمدورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں پشم (اُون) کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ نے اس بُوڑھے سے

اجازت لی اور مع اَصحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اورامیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ کے لیے بہت سی گائے بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے،(آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔ (بھجۃ الاسرار، ذکر شی من شرائف اخلاقہ، ص۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سِینے سے بھی لگاتے ہیں
آ گیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص578،577)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کسی کو منع نہ کرنا

ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کچھ مغموم اور اَفسُردہ دیکھ کر پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے عرض کی: حضورِ والا! دریائے دَجلہ کے پار جانا چاہتا تھا، مگر کشتی والے نے بغیر کرائے کے کشتی میں نہیں بٹھایا اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ اتنے میں ایک عقیدت مند نے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر تیس(30) دِینار(سونے کے 30

سِکّے) نذرانہ پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تیس(30) دِینار اس شخص کو دے کر فرمایا: جاؤ! یہ تیس(30) دینار اس مَلّاح (کَشتی چلانے والے) کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔ (اخبار الاخیار، ص ۱۸)

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے　تمہیں نا خدائی ملی غوثِ اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچادو　ہوائے مُخالف چلی غوثِ اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نُوریِ مُضْطر　یہ ہے اس کی خواہش دِلی غوثِ اعظم

(سامانِ بخشش، صفحہ ۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کمزور کی طاقت	غوثِ پاک	مجبور کی راحت	غوثِ پاک
ہو میری شفاعت	غوثِ پاک	دِلوایئے جنّت	غوثِ پاک
♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک♣مرحبا یا غوثِ پاک			

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں اور حاجت مندوں کا کس قدر خیال رکھتے تھے، ہمیں بھی آپ کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے غریبوں اور حاجت مندوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر کسی مُسلمان کو پریشانی یا کسی مُصیبت میں مُبتلا دیکھیں اور اس کی حاجت پُوری کرنے کی اِسْتِطاعت بھی رکھتے ہوں تو ضرور کوشش کرنی چاہیے۔ جو شخص روتوں کو ہنسائے، پریشان حالوں کی پریشانی دُور کرے، مُحتاجوں کی حاجت رَوائی کرے، غمگینوں کی غمگساری کرے بُھوکوں کو کھانا کھلائے، بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ احادیثِ مُبارکہ میں ایسے شخص کیلئے مغفرت اور جنّت کی بشارت اور جہنّم سے نجات کی خوشخبری بیان کی گئی ہے۔ آیئے

اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:!

1. مغفرت کے اَسباب میں سے ایک سبب بُھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:﴿اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ﴾(پ۳۰، البلد:۱۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

(مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، باب اطعام المسلم السغبان...الخ، ۳/ ۳۷۲، حدیث:۳۹۹۰)

2. جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ اس کے لئے ہے جو مُحتاجوں کو کھانا کھلائے۔(مسند احمد، ۸/ ۴۴۹ حدیث:۲۲۹۶۸)

3. جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلانے والے کو جہنم سے سات (7) خندقوں کی مسافت دُور کر دے گا، ہر دو (2) خندقوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزکوۃ، فصل فی اِطعام الطعام وسقی الماء، ۳/ ۲۱۷، حدیث:۳۳۶۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص کے ساتھ مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب فرمائے، محتاجوں، پریشان حالوں کی مدد کرنے کی سَعادت نَصیب فرمائے، خالص رضائے الٰہی والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مختصر سی زندگی میں جس قدر ممکن ہو مسلمانوں کے مُشکل حالات میں ان کا ساتھ دیجئے اور مُحتاجوں کی حاجت پُوری کیجئے، نیکیوں میں زندگی بسر کیجئے اور گناہوں سے کنارہ کَشی کیجئے۔ اس فانی دُنیا کی عارضی رونقوں، مسرتوں، اور رعنائیوں میں کھو کر حسابِ آخرت سے غافل ہو جانا، یقیناً نادانی ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نَجات اسی میں ہے کہ ہم رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے لئے نیکیوں کا

ذَخیرہ اِکٹھا کریں اور گُناہوں کے اِرْتکاب سے پرہیز کریں۔ اس مقصدِ عظیم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دل میں خوفِ خدا کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے ۔ کیونکہ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گُناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ورِیاضت کرنے کے باوجود کس قدر خوفِ خدا رکھنے والے تھے۔ آیئے! سُنتے ہیں، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ "مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زارو قطار رورہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے، "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا اُٹھانا۔" لوگوں کو یہ عجیب وغریب دُعا سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعامانگنے والے سے اِسْتِفْسار کیا، "اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرمارہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟" اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا، "میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اُٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے ۔" وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا، "اے شیخ! آپ کون ہیں؟" اس نے جواب دیا، "میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔"

(خوفِ خدا، ص ۱۱۹، گلستانِ سعدی، ص ۴۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُضُور غوثِ اعظم دستگیر (دَست۔ گِیر) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب اور مُقرَّب ولی ہونے کے باوُجُود، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر سے کس قدر ڈرتے تھے، جب ولیوں کے سردار کا یہ حال ہے تو ذرا غور فرمایئے کہ ہم گنہگاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کتنا ڈرنا

چاہیے کہ ہمارے تو دن رات گُناہوں اور رَبّ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر ہوتے ہیں، یاد رکھئے! خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مُبتلا ہو جائے۔ (ماخوذ من احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ج۴) اب ذرا ہم اپنے حال پر غور کریں کہ کیا خوفِ خدا کے وقت ہماری بھی یہی کیفیت ہوتی ہے؟ کیا اس کی ناراضی سے ہمیں بھی ڈر لگتا ہے؟ کیا اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر ہمارا دل بھی گھبراہٹ میں مُبتلا ہوتا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جیسا ڈرنا چاہیے اس طرح نہیں ڈرتے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف دل میں بیدار کرنے کیلئے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکّھی کے سَر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے تک پہنچے، اللہ تعالیٰ اُسے جہنّم پر حَرام کر دیتا ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۰، حدیث: ۸۰۲)

2. جب مومن کا دل اللہ تعالیٰ کے خَوف سے لَرَزْتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے درخت سے پتّے جَھڑتے ہیں۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۹۱، حدیث: ۸۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا حقیقی خوف نصیب فرمائے اور اپنی رضا والے کام کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تیرے ڈر سے سَدا تھَر تھَراؤں　　خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی　　میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”کیسٹ / VCD اجتماع“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل میں خوفِ خدا کی شمع جَلانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول بھی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے نیک لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنا بھی دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے، پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایسی صحبت پانے کیلئے اپنے شہر میں ہر جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو معمول بنایئے، عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے، ہفتہ وار مدنی مُذاکرے میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **”کیسٹ /Vcd اجتماع“** بھی ہے۔ جس میں شریک ہو کر کثیر اسلامی بھائی اجتماعی صورت میں سُنَّتوں بھرا بیان سُن کر علمِ دین کی دولت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعی صُورت میں علمِ دین سیکھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

1. جب تمہارا گُزر جنَّت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چُن لیا کرو۔ "صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، "جنَّت کی کیاریاں کیا ہیں؟" فرمایا "ذِکر کے حلقے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، ج۵، ص ۳۰۴، رقم ۳۵۲۱)
2. جو شخص علم طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے گُزشتہ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے۔“ (ترمِذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۵، حدیث: ۲۶۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ Vcd اجتماع میں شرکت کی بدولت کئی لوگوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب Vcd اجتماع میں شرکت کی ایک ایمان افروز مدنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچہ

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا

صوبہ پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں مُعاشَرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا اور دن بدن گُناہوں کی دلدل میں دھنستا ہی چلا جارہا تھا۔ میری اِصلاح کی صورت اس طرح بنی کہ ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران نے V.C.D. اجتماع کی ترکیب بنائی۔ میں بھی اس v.c.d. اجتماع میں شریک ہوا۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے بینَ الاقوامی سُنَّتوں بھرے اجتماع کے رُوح پرور مناظِر دیکھے تو بہت مُتاثِر ہوا اور جب رمضان شریف کی 27ویں شب کو ہونے والے امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِقّت انگیز بیان کا کچھ حصّہ سُنا تو مجھے اپنے سابِقہ اندازِ زندگی سے وحشت محسوس ہونے لگی، جُوں جُوں بیان سُنتا گیا میرے دل کی دُنیا بدلتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے اپنے تمام گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول

سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

سنور جائیگی آخرت اِنْ شَاءَ اللہ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی تربِیَت گاہ کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ اس ماحول سے وابستہ ہو کر کس طرح بگڑے لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہوتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ

ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 103 شُعْبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعْبہ **"مدنی تربیّت گاہ"** بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسُول مختلف مُلکوں، شہروں اور قصبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنَّتوں کی تربیت پاکر اپنے علاقوں میں جاکر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں، اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت حاصل کرنی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت (یعنی ایک ساتھ) زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہوکر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی شان اور ان کا مقام و مرتبہ یقیناً بہت بُلند و بالا ہوتا ہے، یہ حضرات دُنیوی آرائش و زیبائش سے مُنہ موڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کا ظاہر و باطن ہمیشہ عبادت و ریاضت کے نور سے پُر نور رہتا ہے، گنہگار لوگ گناہوں کے مواقع ملنے پر خوش ہوتے ہیں مگر ان نیک ہستیوں کو عبادت و ریاضت سے خوشی حاصل ہوتی ہے، ان کی راتیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گِریہ وزاری کرتے، اَشک بہاتے اور اسی کو راضی کرتے ہوئے بسر ہوتی ہیں۔ آیئے! سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رات کے اَوقات میں کی جانے والی

عبادات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ مزید بیدار ہو، چُنانچہ

حضرت شیخ ابُوعبدُ اللہ محمد بن اِبِی الْفَتح ھرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغَر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بھجۃ الاسرار ص ۱۶۵، سیرت غوث اعظم ص ۱۴۱۔۱۴۲، ملخصاً)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دیکھا آپ نے کہ ہمارے غوثِ پاک عبادت وریاضت کے کیسے شیدائی تھے، کیسا جذبہ تھا کہ آپ کی راتیں ہم غافلوں کی طرح سونے میں نہیں گزرتی تھیں بلکہ ساری رات نفل عبادت، ذِکرواذکار کی کثرت، قرآنِ کریم کی تلاوت اور سجدوں کی حلاوت پانے میں بسر ہو جاتی تھی اور یہ سلسلہ فجر تک جاری رہتا، حتّٰی کی نمازِ فجر کے وقت ہی اپنے درِ دولت سے باہر تشریف لاتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جذبۂ عبادت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کی ذاتِ مُبارَکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرقَان کی آیت نمبر 64 کی عملی تصویر تھی،

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا۝ (پ ۱۹، الفرقان: ۶۴)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے ربّ کے لئے سجدے اور قیام میں۔

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! آیئے! ہم بھی اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ ہم غوثِ پاک سے مَحبَّت کے دعوے تو کرتے ہیں، مگر افسوس! آپ کے کردار اور تعلیمات کے مُطابق نیک اعمال نہیں

کرتے، عبادات کی بجا آوری کے معاملے میں بھی ہم انتہائی سستی و کاہلی کا شکار ہیں، نفل عبادات بجالانا اور شب بیداری کرنا تو بہت دور کی بات ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ فرائض کی ادائیگی کے معاملے میں بھی غفلت کے مُرتکب ہو رہے ہوں، گویا ہم نے عملی طور پر غوثِ پاک کی تعلیمات کو بالکل ہی فراموش کرر کھا ہے اور ہماری زندگی بے مقصد طریقے سے گزر رہی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں کہ جنہوں نے اُمّت کی ڈگمگاتی کشتی کو پار لگانے، اس پُر فتن دَور میں مسلمانوں کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سچا پکا غلام بنانے، ان کے سینوں میں عبادت کا جذبہ بڑھانے اور انہیں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات اپنانے کا مدنی ذہن دینے کے لئے سوال وجواب پر مشتمل **"مدنی انعامات"** عطا فرمائے، اِن مدنی انعامات میں اُن معمولات کو بھی اپنانے کا ذہن دیا گیا ہے کہ جو حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت و ریاضت کا حصہ تھے، آیئے! چند ایک ایسے مدنی انعامات کے بارے میں سُنتے ہیں: مثلاً **مدنی انعام** نمبر 2 میں **"نمازوں کی ادائیگی"**، مدنی انعام نمبر 5 میں **"اوراد و وظائف**، مدنی انعام نمبر 19 میں **"نمازِ تہجد"**، مدنی انعام نمبر 20 میں **"تلاوتِ قرآن"**، مدنی انعام نمبر 44 میں **"نماز و دعا کے دوران خشوع و خضوع** پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ الغرض مدنی انعامات عبادت و ریاضت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے ایک بہترین اور لاجواب نسخہ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے طُفیل ہمیں بھی عبادت کا ذوق و شوق نصیب فرمائے اور روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے اور ہر مدنی ماہ کی یکم تاریخ، اپنے ذمہ دار کو جمع کروانے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

کتاب "غوثِ پاک کے حالات" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات، واقعات اور کرامات

کو مَزید تفصیل سے جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 106 صفحات پر مشتمل کتاب **"غوثِ پاک کے حالات"** کا مُطالعہ نہایت مُفید ہے،اس کتاب میں شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہت سی کرامات کے علاوہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حالات، بچپن کے واقعات، علم و تقوٰی کے واقعات، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں تحریر کردہ منقبتیں اور اولیائے کرام کی آپ کے ساتھ عقیدت کے اظہار سے مُتَعَلِّق اقوال وغیرہ نہایَت عُمدہ انداز و ترتیب کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download)اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم نے حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاکیزہ کردار کے حوالے سے بیان سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- ❖ ہمارے غوثِ اعظم صرف عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھانا کھاتے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اپنی ضرورت کی چیزیں ایثار کرنے والے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک مالِ دنیا اور دنیاداروں سے بے رغبت رہنے والے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک مصائب و مشکلات میں صبر کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک غریبوں، فقیروں، مسکینوں اور مُحتاجوں کی مدد کرنے والے تھے۔
- ❖ ہمارے غوثِ پاک خوب ذوق وشوق کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت قرآنِ کریم کی تلاوت

اور سجدوں کی حلاوت پانے والے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے **لباس کے چند مدنی پھول** سُنتے ہیں۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ✵ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پَردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پَردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں اَیسے ہی یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر جِنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شَرم گاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ ج ۱ ص ۲۶۸) ✵ جو باوجودِ قُدْرَت زَیب وزِیْنَت کا لِباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو کَرامَت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج ۴ ص ۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) ✵ لِباس حلال کمائی سے ہو اور جو لِباس حَرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اُس میں فَرض و نَفْل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الالْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللّباس لِلشَّیخ عبد الْحقّ الدّھلوی ص ۳۶) ✵ (لباس) پہنتے وَقْت سیدھی طَرَف سے شُرُوع

کیجئے(کہ سُنّت ہے)مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔(اَیضاً۴۳) ✹ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طَرَف سے شُرُوع کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پُھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (5)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (6)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (7)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (8)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ

---

[5] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[6] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[7] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[8] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[9]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡهُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخۡص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[10]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[11]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔) فرمانِ مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدْر حاصل کرلی۔[12]

---

[9] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[10] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[11] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاۃ...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[12] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

(---**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**---) 13 **ربیع الاخر** 1438ھ، 12 **جنوری** 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا،

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی **14 جنوری** بعد نمازِ عشاء تقریباً 08:15 بجے ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ”تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن و علاقے میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں“۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ ” **مُنّے کی لاش** “ مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (♣) غوثِ پاک کے بچپن شریف کی 7 کرامات (♣) غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرگی کو بھگا دیا (♣) مِرگی شریر جنّ ہے (♣) غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کنواں (♣) غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیمُ الشّان کرامت (♣) مُردے کی چیخ و پکار (♣) کیا بندہ، مُردہ زندہ کر سکتا ہے؟ اور اس کے علاوہ "مزید مفید ترین معلومات حاصل کرنے کیلئے **امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ "**مُنّے کی لاش** "کا خود بھی مطالعہ کیجئے، ذِکر غوثِ اعظم عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دُکان دکان یہ رسالہ تقسیم کیجئے۔ بڑا سائز 10 روپے ہَدِیّہ چھوٹا سائز 5 روپے ہَدِیّہ

♣ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عزوجل!** مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا 12 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، جن میں سے چند یہ ہیں۔ ” انگلش، ہندی، سندھی، بنگالی، گجراتی وغیرہ، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

رِسالہ: سانپ نما جنّ (اِس رِسالے میں "مصیبت دُور ہونے کا عمل، غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 25 سال جنگلوں میں گزارے، نیند اُڑانے کا عجیب نُسخہ، قادِریوں کے لیے بِشارت کے بغدادی پھول آپ ملاحظہ فرمائیں گے): بڑا سائز 12 روپے ہَدِیّہ چھوٹا سائز 7 روپے ہَدِیّہ

کتاب: غوثِ پاک کے حالات (اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے، غوث کسے کہتے ہیں؟ غوثِ پاک کا شیاطین سے

مقابلہ، غوثِ پاک نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی، 500 غیر مسلموں کا غوثِ پاک کے ہاتھ پر قبولِ اسلام وغیرہ) 40 روپے ہَدِیّہ -----

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول

(اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے)

تاریخ	سُنّتیں، آداب اور فضائل کا بیان مع حوالہ	دُعا مع حوالہ
12 جنوری 2017ء	چلنے کی 15 سُنّتیں اور آداب (163 مدنی پھول، ص 5)	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا (مدنی پنج سُورہ، ص 209)
19 جنوری 2017ء	نام رکھنے کے بارے میں 18 مدنی پھول (قومِ لُوط کی تباہ کاریاں ص 39)	تیل لگاتے وقت کی دُعا (مدنی پنج سُورہ، ص 215)

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔